اداریہ :

جیسا کہ آپ اس بات سے واقف ہیں کہ انسانی معاشرہ کے لئے ایک نگراں ہونا ضروری ہے مگر بعض لوگ اس فطری عقلی اور فطری ضرورت کے مخالف ہیں۔ یہ لوگ یا تو ایسے بے مہار افراد ہیں جو ایسی آزادی کے خواہاں ہیں جس میں کسی قسم کا نظم ونسق نہ پایا جاتا ہو یا یہ ان چند اشرار کا گروہ ہے جنہیں منضبط زندگی سے نفرت ہے یا یہ ایسے سیاسی لوگ ہیں کہ جنہیں اہل دنیا نے بڑے بڑے مناصب کی طرف پیشکش کی ہے چنانچہ یہ انسانی معاشرے کی اتنی بڑی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔ امام علیؑ اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں'' وانّه لا بدّ للنّاس من امیر برٍّ اوفاجر '' لوگوں کے لئے ایک سرپرست کی بہر حال ضرورت ہے خواہ وہ ولی عادل ونیکوکار ہو یا فاجر وبدکار۔

یہ بات ثابت ہوجانے کے بعد کہ انسانی معاشرے کے لئے والی وسرپرست کی ضرورت ہے سوال یہ اٹھتا ہے کہ کسی بھی انسان کو دوسرے انسان پر ولایت کا حق حاصل نہیں ہے۔ لہذا اگر انسان کسی دوسرے کی اطاعت کرتا ہے تو صرف اس صورت میں کہ اس نے اس سے کسب فیض کیا ہو۔ بہرحال عام انسانوں میں اس قسم کی فیض رسانی کی صلاحیت نہیں ہوتی ۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عام طور پر ایک آدمی پر دوسرے کی اتباع واجب نہیں ہے۔ البتہ چونکہ انسان اپنی ہستی کے تمام فیوض وبرکات کو اللہ کی بارگاہ سے دریافت کرتا ہے لہذا اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کی بارگاہ میں سراپا تسلیم ہوجائے۔ اور اگر کسی کا اتباع بھی کرے تو ایسے کا اتباع کرے جسے اللہ نے اپنے حکم سے اتباع کے قائل شمار کیا ہو۔

انبیاء، اعجاز رسالت کے ذریعے خداوند متعال کی جانب سے ثابت کیے جاچکے ہیں اور ان کی اتباع وپیروی کا حکم دیا جاچکا ہے۔ قرآن کریم اطاعت انبیاء کو اطاعت خداند متعال شمار کرتا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ'' وما ارسلنا من رسول الاّ لیطاع باذن اللّٰہ (سورہ نساء، آیت ٦٤)

''کوئی پیغمبرؐ بغیر اذن خدا کے نہیں بھیجا گیا ۔ لوگوں کا فریضہ ہے کہ ان کا اتباع کریں چونکہ ہدایت انسانی معاشرے کے لئے ایک امر ضروری ہے'' لہٰذا انبیاء کے ارتحال کے بعد بھی رہبریت کا

دوام ناگزیر ہے رہبریت کی ضرورت کے عقلی دلائل کے علاوہ دوسرے دلائل بھی موجود ہیں دین میں بنیادی طور پر انفرادی مسائل کے علاوہ اجتماعی مسائل جیسے تعزیرات، قصاص، جہاد، وغیرہ جو ہیں اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دین اپنے قوانین کے اجراء کے لئے ایک ایسے ولی و سرپرست کے اجتماعی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔

ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت کے بعد کہ جن پر نیابت امامؑ کی ذمہ داری ہے یہ پورا انسانی معاشرہ کس کے سپرد کیا جائے گا؟ اس کا ولی و سرپرست کون ہوگا؟ لہٰذا ولایت فقیہ کا موضوع جو غیبت امام عصر(ارواحنالہ الفدا) کے دور سے متعلق ہے۔ اگر اسے قبول نہ کیا گیا تو نہ جانے کتنی بدعتیں ظاہر ہوں گی۔ بہت سے حلال حرام قرار دئے جائیں گے۔ لہٰذا زمانۂ غیبت میں یہ ضروری ہے کہ کوئی ہو جو امامؑ وقت کی نیابت میں ہمارے عقاید و اخلاقیات کو اعتبار بخش سکے۔ یعنی وہ کام جو امامؑ وقت کا ہوتا ہے اس ذمہ داری کو ان کی غیبت میں حسب ظرفیت انجام دے اور یہ کسی ایسے کے علاوہ کوئی دوسرا انجام نہیں دے سکتا کہ جو دین سے بخوبی آشنا اور آگاہ ہو۔

مذکورہ اقتباسات سے ولایت فقیہ کے موضوع پر گفتگو کی ضرورت واضح ہے قاریان محترم، زیرنظر جریدہ میں علماء ودانشورحضرات کے مختلف مقالوں کے ذریعے اس موضوع سے متعلق مزید آشنائی پیدا کرسکیں گے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس سے بہت سارے سوالات کے جواب فراہم ہوں گے۔ تاہم قاریان محترم کے مفید مشورے ہمارے لئے قابل قدر ہوں گے۔

☆